حافظ صفوان محمد۔ بہاولپور

ناپاک خون

مسلمانوں کی نسلوں کو تباہ و برباد کرنے کا خوفناک منصوبہ!

میرے محترم قارئین اِس بات سے ضرور واقف ہوں گے کہ شیعیت نے بھیس بدل بدل کر اور زمانہ کے حالات کے مطابق اپنے طریقۂ کار میں تبدیلی کر کے اسلام کو نقصان پہنچانے میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کی ہے کبھی یہ غلاظت سبائیہ کی شکل میں نمودار ہوئی، کبھی اس نے حسن بن صباح ملعون کی آغوش میں پناہ لی، کبھی ابوطاہر جیسے سفاک شخص کے روپ میں کعبۃ اللہ سے حجرِ اسود لوٹا جس کی وجہ سے تقریباً ۲۲ برس تک کے لئے اُمتِ مسلمہ حج جیسی عبادت کی ادائیگی سے محروم ہو گئی، کبھی فاطمیہ کی شکل میں قہرِ خداوندی نازل ہوا کبھی نصیر الدین طوسی کی لبادہ میں اس نے بغداد کی خلافت کا سرنگوں کیا۔ اور کبھی میر جعفر اور میر صادق جیسے مارِ آستین کی شکل میں سلطان حیدر علیؒ اور ٹیپو سلطانؒ جیسے جری مسلمان حکمرانوں کی حکومتوں کو تباہ کر کے برصغیر میں انگریز کی حکمرانی کی داغ بیل ڈالی۔

تحریکِ آزادیٔ ھند میں اس نے دوستی کے روپ میں مسیح الملک اجمل خان کی بلند پایہ شخصیت سے مسلمانوں کو محروم کر دیا۔ صفوی حکمرانوں کی شکل میں اس نے ایران کی شیعہ اقلیت کو اکثریت میں بزورِ شمشیر تبدیل کیا اور پھر خمینی کے دور میں کعبۃ اللہ میں خونریزی کرائی جس کا مقصد اس "مہدی" کو "پیدا" کرنا ہے جو "اوّل اوّل" "نفسِ ذکیہ" کی شکل میں ظاہر ہوا تھا اور مارا گیا تھا۔ لیکن جب بھی موقع ملا، پھر "پیدا" ہونے کی کوشش کرتا رہا۔ تادمِ تحریر اس نے آخری بار آج سے چار سال قبل "پیدا" ہونے کی کوشش کی، تاہم اس مرتبہ بھی ناکام رہا۔ خدا ہمیں ایسے "مہدیوں" سے محفوظ رکھے ——— آمین!

اِس بات کو تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ خمینی کے "امام" ہونے کے بعد شیعیت نے اپنی مذموم کارروائیاں از سرِ نو اور نئے ولولے کے ساتھ شروع کر دی ہیں۔ ان ہی میں سے ایک تحریک ایسی ہے جس کی طرف عموماً سُنی احباب کی توجہ نہیں گئی۔ یہ مسلمانوں کو نسلاً (Racewise) شیعہ بنانے کی مہم ہے۔

تاریخ کے مطالعہ کا ذوق رکھنے والے حضرات ضرور جانتے ہوں گے کہ ہٹلر یہودیوں کا کیوں دشمن ہوا تھا ؟ یہودی اپنی نسل کا بے حد خیال کرتے ہیں اور کسی بھی غیر قوم میں شادی نہیں کرتے (صرف سیاسی رشوت کے لئے بعض اوقات اپنی لڑکیاں غیر یہود میں دے دیتے ہیں) اور ان کے عقیدہ کے مطابق صرف یہودی ماں باپ کے گھر پیدا ہونے والا ہی جنتی ہے ۔ آریہ قوم (Aryans) بھی اپنی نسل کے بارے میں بہت متفکر ہوتی ہے ۔ جرمنی میں بڑھنے والے یہودیوں نے انتقاماً بے شمار آریہ عورتوں کو جبراً بے آبرو کیا تھا جس سے بحیثیت مجموعی جرمن قوم (آریہ) کا صحیح النسل ہونا (suspicious) مشکوک ہوگیا تھا۔ ہٹلر اسی وجہ سے یہودیوں کے خلاف تھا ۔ صرف یہی نہیں بلکہ ڈاکٹروں اور انجینئروں کا باقاعدہ ایک بورڈ بنایا گیا تھا جس نے جینیاتی سائنس (Genetic Science) کے ذریعہ آریہ قوم کو دوبارہ صحیح النسل بنانے کی سعی کی ، جس میں وہ کافی کامیاب ہوئے ۔

اس بات میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ اسلام دین کو کسی خاص نسل کے ساتھ مربوط نہیں کرتا اور نسل کے اعتبار سے کسی بھی قوم کا ایک فرد اگر صدقِ دل سے کلمہ پڑھ لیتا ہے تو وہ مسلمان قوم کا فرد بن جاتا ہے ۔ تاہم ذاتی صفات کا عنصر بہرحال نسلی تعلق سے مربوط ہے ۔ مثلاً ایک جگہ کا مسلمان جنگجو ہے ۔ تو اور کسی جگہ کے مسلمان کی یہ صفت ذرا کم شدت والی ہوتی ہے ۔ یوں خون بہرحال اپنا اثر رکھتا ہے ۔

آج کل آپ جگہ جگہ " بلڈ ڈونرز سوسائٹی " اور " بلڈ بینک " نام کے بورڈ پڑھتے ہوں گے ۔ یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کے پیچھے شیعہ کا ہاتھ ہے " فاطمیہ (Fatimia) " " امامیہ بلڈ ڈونرز سوسائٹی " ۔ اور " حسینی بلڈ بینک " ۔ نام کے بڑے بڑے ادارے اس تحریک کے گماشتے ہیں ۔ ان میں متعہ کی اولاد (ولدالزنا) " ممبر " باقاعدگی سے خون دیتے ہیں ۔ یہ خون اُن لوگوں کو لگتا ہے جو جان کنی کے عالم میں ہسپتالوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ پاکستان میں چونکہ ۹۶٪ آبادی سُنی العقیدہ افراد پر مشتمل ہے ۔ اسی تناسب سے زخمیوں میں تقریباً ۹۶٪ مریض سنی العقیدہ ہوتے ہیں ۔ ان کو جب یہ خون لگتا ہے تو اس کا اثر ان لوگوں کے اعمال کے علاوہ عقائد اور سوچ پر بھی پڑتا ہے ۔ اس کی مثال یوں لیجئے کہ پاک پانی سے بھرے ہوئے ایک بڑے برتن کو کلیتہً "ناپاک" بنانے کے لئے پیشاب یا شراب کا محض ایک قطرہ کافی ہوتا ہے ۔ یہی حال اس ناپاک خون کا ہے ۔ ہمارے ایک بزرگ اکثر فرماتے ہیں کہ : " مجھے گندگی کا کپڑا ہاتھ پر رکھنے یا شیعہ سے مصافحہ کرنے میں سے کسی ایک کام کے کرنے کا کہا جائے تو میں بلا تکلف گندگی کے کپڑے کو ہاتھ پر رکھ لوں گا " ـــــــ وجہ یہ ہے کہ اس کپڑے کی وجہ سے جو گندگی میرے ہاتھ پر لگے گی ، وہ ہاتھ دھونے سے دُور ہو جائے گی ۔ لیکن شیعہ سے مصافحہ کرنے

سے باطن میں جو غلاظت پیدا ہوتی ہے، وہ کسی طور سے مکمل طور پر صاف نہیں ہو پاتی "

ہمارے سُنی بھائی بے خبری کی بنا پر اِس شیعہ سازش کا شکار ہو رہے ہیں ۔ میری بات پر یقین نہ آئے تو کسی بھی بلڈ بینک کے ممبرز کی فہرست اُٹھا کر دیکھ لیجئے ۔ آپ کو "کلبِ علی"، "عاشورکاظمی"، "پرویز حیدری"، "کرار حسین" اور اسی قبیل کے بہت سے نام نظر آئیں گے ۔ آپ کسی بھی بلڈ بینک کے دروازے کو کھول کر اندر تشریف لے جایئے ۔ آپ کو میز کے دُوسری طرف ایک کلب (رافضی) بیٹھا نظر آئے گا جو مریضوں کی ہمدردی میں مَرا جا رہا ہوگا ۔ یہ ہمدردی دراصل مریضوں سے نہیں بلکہ اپنے کردہ دین سے ہے ۔

اِس میں شک نہیں کہ اس شعبہ میں اچھے لوگ بھی ہیں جن کا اِرادہ ہرگز وہ نہیں ہے جو ابھی بیان کیا گیا ہے لیکن کہیں تو ہمارے سُنی بھائی ایسے اِداروں کے سربراہ کی حیثیت سے اور کہیں کارکن کی حیثیت سے اس مکروہ سازش کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور اپنے دینی بھائیوں کا ایمان ضائع کرنے میں نہ چاہتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے حصّہ لے رہے ہیں ۔ ہمارا ایک مسلمان بھائی جب خون کا عطیہ دیتا ہے تو اُسے یہ علم نہیں ہوتا کہ اُس کا خون کس مریض کو لگے گا ۔ اب اگر میری وجہ سے کسی دشمنِ صحابہ رضؓ کی جان بچتی ہے تو لعنت ہے میری جان پر ۔ اور اگر کسی شیعہ کا خُون میرے کسی دینی بھائی کو لگتا ہے تو اُس کے دین کا خُدا حافظ !

اس بحث سے یہ مطلب لینا چاہیئے کہ میں دُکھی انسانیت کو خُون دینے سے منع کر رہا ہوں ۔ گزارش یہ ہے کہ خُون دینے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ کا خُون کسے دیا جا رہا ہے اور اپنے کسی مریض کے لئے خُون لینے سے پہلے یہ اطمینان کر لیں کہ یہ خُون کسی دُشمنِ صحابہ رضؓ کا دیا ہوا تو نہیں ہے ۔

علاّمہ ابن خلدون فرماتے ہیں کہ قوموں کے عروج کے لئے تعصب بہت اہمیت رکھتا ہے ۔ یہ بات سو فیصد دُرست ہے ۔ اگر آج ہم میں سُنی العقیدہ ہونے کا تعصب پیدا ہو جائے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم عروج میں وہ مقام دوبارہ حاصل کر لیں جو عہدِ فاروقی رضؓ اور عہدِ اموی میں ہمیں حاصل تھا ۔

جیسا کہ میں نے شروع میں عرض کیا تھا کہ شیعیت بھیس بدل بدل کر اور زمانے کے حالات کے مطابق اسلام پر حملہ کرتی ہے ۔ آج کے پُر آشوب دَور میں جبکہ ہمدردی کے دو بول مشکل سے ملتے ہیں ——— یہ لوگ ہمدردوں کے رُوپ میں مسلمانوں کی نسلوں کو تباہ کر رہے ہیں ۔ ہٹلر نے جس طریقے سے اپنی قوم کو صحیح النسل بنایا تھا ۔ آج اُسی تکنیک کو استعمال کر کے ہماری نسل کو خراب کیا جا رہا ہے ۔ خُدا ہر مسلمان کو سازشی عناصر کے اِس گھناؤنے منصوبے کی زد میں آنے سے محفوظ رکھے ——— آمین !